بُڈھا پجاری

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بُڈھا پُجاری

شیطٰن لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ(32 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیاو آخِرت کے بے شمار منافِع حاصِل ہوں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شَہَنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رَنج و مَلال، صاحِبِ جُود و نوال، رسولِ بے مِثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مرتبہ باہَر تشریف لائے تو میں بھی پیچھے ہولیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک باغ میں داخِل ہوئے

مـــــــــدینـــــہ

[1] یہ بیان امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) کراچی میں ہونے والے یکم ربیع النور شریف (۱۴۳۰ھ) کے سنتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضِر خدمت ہے۔ **۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

اور سَجدہ میں تشریف لے گئے ۔ سجدے کو اتنا طویل کردیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رُوحِ مبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔ چُنانچہ میں قریب ہو کر بغور دیکھنے لگا۔ جب سرِ اقدس اُٹھایا تو فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن ! کیا ہوا؟'' میں نے اپنا خدشہ ظاہِر کردیا تو فرمایا: ''جبرئیلِ امین نے مجھ سے کہا: ''کیا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ جو تم پر **دُرُودِ پاک** پڑھے گا میں اس پر **رَحمت** نازِل فرماؤں گا اور جو تم پر **سلام** بھیجے گا میں اُس پر **سلامتی** اُتاروں گا۔'' (مُسندِ امام احمد ج۱ص ٤٠٦ حدیث ١٦٦٢ دارالفکر بیروت)

زمانے والے ستائیں، دُرودِ پاک پڑھو
جہاں کے غم جو رُلائیں، دُرودِ پاک پڑھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہلِ عَرَب کا دین یوں تو دینِ ابراہیمی علیہ السلام تھا مگر اس کی اصل صورت بِالکل بدل دی گئی تھی۔ توحید کی جگہ شرک نے

اور خدائے واحِد جَلَّ جَلالُہٗ کی عبادت کی جگہ بُت پرستی نے لے لی تھی۔ ان میں کچھ تو بُتوں کو اپنا خدا سمجھتے تھے تو بعضے دَرَختوں کو، چاند، سورج اور ستاروں کو پوجتے تھے اور کچھ کفّارِ نابکار، فِرِشتوں کو خدا عَزَّوَجَلَّ کی بیٹیاں قرار دے کر ان کی پوجا پاٹ میں مصروف تھے۔ کِردار کی پستی کا عالَم یہ تھا کہ وہ شب و روز شراب خوری، قِمار بازی (یعنی جُوا) زِنا کاری اور قتل و غارَت گری میں مشغول رہتے تھے۔ انکی قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) کا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور (یعنی زندہ دَفن) کر دیا کرتے اور بسا اوقات **انسانوں کو ذَبح** کر کے اُس کو بُتوں پر بطورِ چڑھاوا پیش کرتے۔ اس وحشیانہ حَرَکت کی صورت کچھ اس طرح ہوتی کہ مخصوص اوقات میں بَھینٹ چڑھانے کے لیے کسی **سفید اونٹ** یا **انسان** کو لایا جاتا، پھر وہ اپنے مُتَبَرَّک مقام کے گِرد **بَھجَن** گاتے ہوئے تین بار طواف کرتے، اس کے بعد سردارِ قوم یا **بُڈّھا پجاری** بڑی پھُرتی کے ساتھ اس بھینٹ (یعنی انسان یا اونٹ جو بھی ہو) پر پہلا وار کرتا اور

اس کا کچھ خون پیتا۔ اس کے بعد حاضِرین اُس **سفید اونٹ یا انسان** پر ٹوٹ پڑتے اور اس کی تِکّہ بوٹیاں کر کے اس کو کچّا ہی کچّا کھا ڈالتے ! اَلغرض عَرَب میں ہر طرف وَحشت و بَربَریت کا دَور دَورہ تھا۔ لڑائیوں میں آدمیوں کو زندہ جلا دینا، عورتوں کا پیٹ چیر ڈالنا، بچّوں کو ذَبح کرنا، ان کو نیزوں پر اُچھال دینا ان کے نزدیک مَعیوب نہ تھا۔

دنیا کی بَدحالی

یہ حالت صرف عَرَب کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھی بلکہ تقریباً پوری دنیا میں تاریکی چھائی ہوئی تھی ۔ چُنانچہ **اہلِ فارس** (یعنی اِیرانی) اکثر آگ کی پوجا کرنے اور اپنی ماؤں کے ساتھ وَطی کرنے میں مشغول تھے۔ بکثرت **تُرک** شب و روز بستیاں اجاڑنے اور لُوٹ مار کرنے میں مصروف تھے اور بت پرستی اور لوگوں پر ظلم و جفا ان کا وَتِیرہ تھا۔ ہندوستان کے کثیر افراد بتوں کی پوجا پاٹ اور خود کو آگ میں جلا دینے کے علاوہ کچھ نہ جانتے تھے۔ بَہَر کَیف ہر طرف کفر و ظلمت کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کافِر انسان بدتر از حیوان ہو چکا تھا۔ چُنانچِہ

آقا کی ولادت ہو گئی

اِس عالمگیر ظلمت میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر، آمِنہ کے پِسَر، حبیبِ داور عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کل جہاں کے لئے ہادی و رہبر بن کر واقعۂ اصحابِ فیل کے پچپن (55) دن کے بعد 12 ربیعُ النُّور بمطابق 20 اپریل 571ء[1] بروزِ پیر صُبحِ صادِق کے وَقت کہ ابھی بعض ستارے آسمان پر ٹِمٹِما رہے تھے، چاند سا چہرہ چمکاتے، کستُوری کی خوشبو مہکاتے، خَتنہ شُدہ، ناف بُرِیدہ، دونوں شانوں کے درمیان مُہرِ نُبُوَّت دَرَخشاں، سُرمگیں آنکھیں، پاکیزہ بدن دونوں ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے، سرِ پاک آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے دنیا میں تشریف لائے۔

(اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ لِلْقَسْطَلَّانِیّ ج ۱ ص ٦٦۔٧٥ وغیرہ دارالکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 26 صَفحہ 414 ملاحظہ فرمالیجئے۔

ربیعُ الاول اُمیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قَبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

خدا نے ناخُدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

جہاں میں جشنِ صبحِ عید کا سامان ہوتا تھا
اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا

صدا ہاتف نے دی اے ساکنانِ خِطّۂ ہستی!
ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی

مبارَکباد ہے ان کیلئے جو ظلم سہتے ہیں
کہیں جن کو اماں ملتی نہیں برباد رہتے ہیں

مبارکباد بیواؤں کی حسرت زا نگاہوں کو
اثر بخشا گیا نالوں کو فریادوں کو آہوں کو

ضعیفوں بیکسوں آفت نصیبوں کو مبارَک ہو
یتیموں کو غلاموں کو غریبوں کو مبارک ہو

مبارَک ٹھوکریں کھا کھا کے پَیہم گرنے والوں کو
مبارَک دشتِ غُربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو

مبارَک ہو کہ دَورِ راحت وآرام آپہنچا
نَجاتِ دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا

مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے
جناب رَحمۃٌ لِّلعٰلمیں تشریف لے آئے

بَصَد اندازِ یکتائی بغایَت شانِ زَیبائی
امیں بن کر امانت آمِنہ کی گود میں آئی

دنیا میں تشریف لاتے ہی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سجدہ کیا۔ اس وقت ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ ھَبْلِیْ اُمَّتِیْ یعنی پروردگار! میری اُمّت مجھے ہِبہ کردے۔

رَبِّ ھَبْلِیْ اُمَّتِیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

غارِ حرا میں عبادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہلِ عَرَب کی بھاری اکثریت کے حالات آپ سُن چکے۔ ایسی وَحشی قوم میں رہتے ہوئے بھی ہمارے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی کسی مجلسِ لَہو ولَعِب (یعنی کھیل کود) میں شریک نہیں ہوئے اور سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات سِتُودہ صِفات ہر قسم کی برائی سے دور ہی رہی۔ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اَخلاقِ حمیدہ سے مُتَّصِف اور صِدق وامانت میں اس قدر مُتعارِف ہوئے کہ خود آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قوم آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ''صادِق'' اور ''امین'' کے لقب سے یاد کرتی تھی۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **غارِ حرا** میں (جو مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ

تَعظِیماً سے منٰی شریف کو جاتے ہوئے بائیں طرف کو آتا ہے) قِیام فرماتے اور وہاں کئی کئی روز تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہتے۔

اظہارِ نبُوت

شاہ مکّۃُ المکرَّمہ، سلطانِ مدینۃ المنورہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمر شریف جب چالیس سال کی ہوئی اُس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اظہارِ نبُوَّت کی اجازت ملی۔ ورنہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو اس وقت بھی نبی تھے جبکہ ابھی حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تخلیق (یعنی پیدائش) بھی نہ ہوئی تھی۔ چُنانچِہ نبیِّ محترم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت سراپا عظمت میں عرض کی گئی: مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا یعنی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کب سے نبی ہیں؟ فرمایا: وَاٰدمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَد یعنی (میں تو اس وقت بھی نبی تھا جبکہ ابھی) آدم (علیہ السلام) روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحاکِم ج۳ص۵۰۸ حدیث ۴۲۶۵ دار المعرفة بیروت)

آدم کا پتلا نہ بنا تھا، جب بھی وہ دنیا میں نبی تھے
ہے اُن سے آغازِ رِسالت صلی اللہ علیہ وسلم

پہلی وحی

22 فروری سن ۶۱۰ء کی وہ عظیم ساعت آئی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حسبِ معمول غارِحرا کو اپنی برکتوں سے نواز رہے تھے۔اُس وقت حضرتِ سیِّدُ نا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پہلی بار یہ آیاتِ مقدسہ بطور وحی لے کر حاضرِ خدمت ہوئے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ (پ ۳۰، علق: ۱۔۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب (عَزَّوَجَلَّ) ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

پھر کچھ عرصے بعد یہ آیاتِ مقدّسہ نازِل ہوئیں۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ(۱) قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ(۲) وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ(۳) وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ(۴) وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ(۵)

(پ ۲۹ ،المدثر: ۱ـ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) ہی کی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔

آغاز دعوتِ اسلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب اس حکم ''قُمْ فَاَنْذِرْ'' ''یعنی کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ'' سے سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر لوگوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرانا اور ان تک دعوتِ اسلام پہنچانا **فرض** ہو چکا تھا مگر ہُنوز علَی الْاِعلان دعوت الَی اللہ عزَّوَجلَّ (یعنی اللہ عزَّوَجلَّ کی طرف بلانے) کا حکم نہ تھا۔ لہٰذا آمِنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فی الحال

با اعتماد لوگوں میں چپکے چپکے سلسلۂ تبلیغ کا آغاز فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نبیِّ آخِرُالزَّمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیکی کی دعوت پر کئی مرد وعورت ایمان لے آئے۔ **مردوں** میں سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ **لڑکوں** میں امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم **خواتین** میں اُمُّ الْمُؤمِنِین خَدیجۃُ الْکُبرٰی رضی اللہ تعالٰی عنہا، **آزاد شُدہ غلاموں** میں حضرتِ سیِّدُنا زَید بن حارِثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، **غلاموں** میں حضرتِ سیِّدُنا بِلال حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایمان لے آئے۔

مسلمان ہوتے ہی نیکی کی دھوم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایمان لاتے ہی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانی شروع کر دی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **انفرادی کوشش** سے پانچ وہ حضرات مشرَّف بہ اسلام ہوئے جن کا شمار عشرۂ مُبَشَّرہ میں ہوتا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقّاص رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُ نا طَلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿4﴾ حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿5﴾ حضرتِ سیِّدُ نا زُبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عشرۂ مُبَشَّرہ'' اُن دس صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کو کہتے ہیں جن کو ہمارے مکّی مَدَنی میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دنیا ہی میں جنّت کی بشارت عنایت فرما دی تھی۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ ملا   اُس مبارَک جماعت پہ لاکھوں سلام

کاش! ہم بھی نیکی کی دعوت دینے والے بنیں

سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سیِّدُ ناصِدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **نیکی کی دعوت** کا کس قدر جذبہ تھا کہ دامنِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پناہ ملتے ہی فوراً دوسروں کو بھی سرکارِ محترم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم سے وابَستہ کرنے کی دُھن لگ گئی۔ انہیں کتنا زبردست احساس تھا، کتنی قدر تھی اسلام کی، اے کاش! ہمارے دل میں بھی **نیکی کی دعوت** کی اَھمِّیَّت جاگزیں ہوجائے۔ کاش! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کے مظہر جنّت کی طرف اپنے ان بھولے بھالے

اسلامی بھائیوں کو بھی لے چلنے کی کوششیں تیز تر کردیں جو گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی فِرنگی فیشن کی یلغار میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو **مدینے کے تاجدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **میٹھی میٹھی** سنّتوں کی طرف بلانے کا جذبہ نصیب ہوجائے۔ اس مدنی کام یعنی **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہفتے میں ایک دن مخصوص کرکے دکانوں، گھروں وغیرہ پر **نیکی کی دعوت** پیش کی جاتی ہے۔ بعض اسلامی بھائی ہفتے میں دو بار، تین بار بھی بلکہ روزانہ بھی دیتے ہیں اور بعض آقا کے دیوانے تو جب دیکھا تنہا ہی **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچاتے رہتے ہیں! آیئے تنہا نیکی کی دعوت دینے یعنی ''**انفرادی کوشش**'' کرنے کے متعلق ایک ایمان افروز **مدنی بہار** سنتے چلیں چُنانچِہ

ایک ہیروئنچی کی آپ بیتی

بابُ المدینہ کراچی کے علاقے ''کورنگی'' کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ حلفیہ (یعنی بقسم) بیان دیا اُس کا خلاصہ عرض کرتا ہوں: تبلیغِ قراٰن وسنّت

کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے کورنگی میں ہونے والے آخری **تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع** کا واقِعہ ہے۔اس کے بعد یہ اجتماع **مدینۃ الاولیاء** (ملتان شریف) میں مُنتَقِل کر دیا گیا۔ہم چند دوست رسمی طور پراجتماع میں حاضِر تو ہو گئے مگر بیانات کی برکات چھوڑ کر رات اجتماع گاہ کے باہر ایک جگہ بیٹھ کر خوب سگریٹ کے کش اور گپ شپ لگانے میں مشغول ہوئے اسی میں **جِنّ بھوت کے سنسنی خیز واقِعات** بھی چِھڑ گئے،جس کی بِنا پر کچھ ڈراؤنا سا ماحول بن گیا۔اتنے میں **سبز عمامے والے** ایک ادھیڑ عمر کے اسلامی بھائی نے قریب آ کر ہمیں سلام کیا اور فرمانے لگے:اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں! ہم نے کہا: فرمایئے! اُنہوں نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا: آپ حضرات کے اجتماع میں شرکت کا انداز دیکھ کر مجھے اپنی پچھلی زندگی یاد آ گئی! میں نے سوچا کہ اپنی **آپ بیتی** گوش گزار کروں کہ شاید آپ لوگوں کو اس میں کچھ **عبرت کے مَدَنی پھول** مل جائیں۔پھر انہوں نے اپنی داستانِ ہدایت نشان بیان کرنی شروع کی: پہلے پہل میری سگریٹ نوشی کی عادت پڑی اور پھر بُرے

دوستوں کی صُحبت کی نُحُوست نے مجھے چرس اور ہیروئن جیسے مُہلِک نشّے کا عادی بنا دیا، **آہ! میں سولہ سال تک نشّے کا عادی رہا۔** یہ بتاتے ہوئے ان کی آواز بھرآ گئی، مگر بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: میری بُری عادتوں سے بیزار ہو کر مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ میں فُٹ پاتھ پر سوتا اور کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر یا مانگ کر کھاتا۔ آپ کو شاید یقین نہ آئے کہ **میں نے ایک ہی لباس میں سولہ سال گزار دیئے!** میری کیفیت بالکل ایک پاگل کی طرح ہو چکی تھی!

ایک مقدّس رات کا قصّہ ہے، غالِباً وہ رَمَضانُ المُبارَک کی ستائیویں شب تھی۔ میں بدنصیب اسی گندی حالت میں بدمست ایک گلی کے کونے میں **کچرا کونڈی** کے پاس لیٹا ہوا تھا کہ **سلام** کی آواز پر چونکا! جب آنکھیں ملتے ہوئے دیکھا تو میرے سامنے **سبز سبز عمامہ سجائے دو اسلامی بھائی** کھڑے مُسکرا رہے تھے انہوں نے بڑی مَحَبَّت سے میرا نام پوچھا، شاید زندگی میں پہلی بار کسی نے اتنی مَحَبَّت سے مجھے مُخاطب کیا تھا۔ پھر **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے اُنہوں نے شبِ قدر کی عظمت سے مُتَعَلِّق بڑی پیاری پیاری باتیں بتائیں۔ میں ان

کے اپنائیت والے انداز اور حسنِ اخلاق کی بِنا پر ویسے ہی مُتأَثِّر (مُتَ۔ءَث۔ثِر) ہو چکا تھا، مزید ان کی شہد سے بھی میٹھی میٹھی مَدَنی گُفتگو تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہوگئی، میں ان کے ساتھ مسجِد کی طرف چل پڑا۔ مسجِد کے غسل خانے میں اپنا میلا چِکَّٹ لباس اُتارا اور غسل کر کے صاف ستھرے کپڑے پہن کر **16 سال بعد جب پہلی بار مسجِد میں داخِل ہو کر نماز کیلئے میں نے نیّت باندھی تو اپنے آنسو نہ روک سکا، رو رو کر میں نے نشے اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔** **اَلحَمدُ لِلّٰہ** گھر والوں نے مجھے واپَس لے لیا۔ میں قادِریہ رضویہ سلسلے میں داخِل ہو کر حضور غوث اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کا مرید بن گیا۔ میں نے یہ نیّت کر لی کہ اب ہر قیمت پر نشے کی عادت چُھڑاؤں گا۔ اس کیلئے مجھے بڑی آزمائشوں سے گُزرنا پڑا، میں تکلیف کے باعِث چیختا، بُری طرح تڑپتا، گھر والے میری یہ حالت دیکھ کر رو پڑتے۔ بعض لوگ مشورہ دیتے کہ ہیروئن کا ایک آدھ سگریٹ ہی پی لو! مگر میں نے ایسا نہ کیا کہ اِس طرح تو میں پھر اس نحوست میں گرفتار ہو جاؤں گا

بلکہ گھر والوں سے کہتا کہ ضرورتاً مجھے چار پائی سے باندھ دیا کرو۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آہِستہ آہِستہ بہتری آنے لگی اور مجھے نشے سے مکمّل طور پر نَجات مل گئی اور میں آج **دعوتِ اسلامی** کا ایک ادنیٰ سا مبلّغ ہوں۔ان کی **داستانِ عبرت نشان** سن کر ہم سب اشکبار ہو گئے، ہم نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو گئے۔میں یہ بیان دیتے وقت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کے **مَدَنی اِنعامات** کے ذمّے دار کی حیثیت سے **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

چھوڑیں بدمستیاں، اور نشے بازیاں جامِ الفت پئیں، قافِلے میں چلو
اے شرابی تو آ، آجُواری تو آ سب سُدھرنے چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کُفر کے اَیوانوں میں کھلبلی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شاہِ خیرُ الانام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین سال تک اشاعتِ اسلام کیلئے خُفیۃً (یعنی چُھپ کر) **اِنفرادی کوشش** فرمائی۔ پھر

جب حکمِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے علی الاعلان اسلام کا پیغام دینا شروع کیا اور بت پرستی کی مَذَمَّت بیان کرنے لگے تو **کفر کے ایوانوں میں کھلبلی پڑ گئی**۔ سردارانِ قریش ایک وَفد کی صورت میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور اپنی شکایت پیش کی کہ آپ کے بھتیجے صاحب ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہنے کے ساتھ ساتھ ہمارے آباؤ اَجداد کو گمراہ اور ہم لوگوں کو احمق ٹھہراتے ہیں، آپ برائے مہربانی ان کو سمجھا دیجئے کہ وہ ایسا نہ کریں، اگر آپ سمجھا نہیں سکتے تو بیچ میں سے ہٹ جائیے ہم خود انہیں سمجھ لیں گے۔ ابوطالِب اگرچہ ایمان تو نہ لائے لیکن اپنے بھتیجے یعنی سیِّدُنا محمدٌ رَّسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے حد مَحَبَّت کرتے تھے لہٰذا قریش کے سرداروں کو نرمی کے ساتھ سمجھا بجھا کر رخصت کر دیا۔

سیدھے ہاتھ میں سورج.........

دعوتِ اسلام کا سلسلہ زور وشور سے جاری رہا، چُنانچِہ کفّارِ قُریش کے اندر تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خلاف بُغض وعداوت کی آگ مزید بھڑک اُٹھی، وہ پھر وَفد بنا کر ابوطالِب کے پاس آئے اور دھمکی آمیز لہجے میں

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پردس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کہنے لگے: ''ابوطالِب! ہم نے تم سے کہا تھا کہ اپنے بھتیجے کو سمجھا دو مگرتم نے ان کو نہیں سمجھایا، ہم اپنے معبودوں اورآباؤ اَجداد کی توہین برداشت نہیں کر سکتے، ہم تمہاری عزّت کرتے ہیں، تم ان کو اب بھی روک دو، اگرنہیں روکنا چاہتے تو تم بھی ہمارے ساتھ مقابلے کے لئے تیّار ہوجاؤ تاکہ دونوں فریق میں سے ایک کا فیصلہ ہوجائے۔'' وہ لوگ یہ دھمکی دے کر چلے گئے۔ ابوطالب نے سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بلا کر عرض کی: ''اے میرے پیارے بھتیجے! قوم نے مجھے آپ کے بارے میں یہ یہ شکایات کی ہیں، مہربانی کر کے باز آ جائیے۔ اپنے آپ پر بھی اور مجھ پر بھی رحم کیجئے۔'' یہ سن کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواباً ارشاد فرمایا: ''**اے میرے چچا! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر وہ لوگ میرے سیدھے ہاتھ میں سورج اور الٹے ہاتھ میں چاند بھی لاکر رکھ دیں، جب بھی میں اس کام کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے (یعنی اسلام کو) غالِب کردے یا میں اس کام میں اپنی جان دے دوں۔**'' پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رو پڑے اور واپس جانے لگے، تو اپنے پیارے بھتیجے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ

عزم واستِقلال دیکھ کر ابوطالِب کو جوش آ گیا اور بُلا کر کہنے لگے: ''اے بھتیجے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! خوب دل کھول کر اپنے دین کی تبلیغ کیجئے، اہلِ قریش آپ کا بال بھی بِیکا نہ کرسکیں گے۔'' (اَلسِّیرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لابن هَشّام ص۱۰۳،۱۰۴ دارالکتب العلمیة بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا! آمِنہ کے لال، محبوبِ ربُّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ورضی اللہ تعالٰی عنہا کا عَزم واستِقلال کس قدَر زبردست تھا۔ دنیا کی کوئی طاقت آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دعوتِ اسلام سے نہ ہٹا سکتی تھی۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی　　عَرَب کی زمیں جس نے ساری ہِلا دی

بدنام کرنے کی سازِش

منقول ہے کہ اہلِ قُریش نے ایک اِجلاس کیا جس میں اِس بات پر اظہارِ تشویش کیا گیا کہ اب **حج** کا موسِم بہار آ رہا ہے اور لوگ دنیا کے گوشے گوشے سے یہاں آئیں گے، چُونکہ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کُھلَّم کُھلّا** نیکی کی دعوت دے رہے ہیں لہٰذا لوگ ان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سنیں گے اور سنیں

گے تو مانیں گے بھی اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ لہٰذا اس کی روک تھام کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم **شاہِ خیرُ الْاَنام** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوب بدنام کر دیں تا کہ لوگ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **مُتَنَفِّر** ہو جائیں اور سرے سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بات ہی نہ سنیں اور ظاہر ہے جب بات ہی نہ سنیں گے تو مائل بھی نہ ہوں گے۔ چُنانچہ اس مشورے کے بعد کفّارِ ناہنجار نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) مجنون، کاہن اور جادوگر مشہور کرنا شروع کر دیا۔ لیکن قُربان جایئے! **مبلِّغِ اعظم**، **نبیِّ مُکَرَّم**، **رسولِ مُحتَشَم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بُلند ہمّتی پر کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کی واہیات وخُرافات سے ذَرّہ برابر نہ گھبرائے مسلسل نیکی کی دعوت میں مشغول ہی رہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خِلاف بدنام کرنے کی باقاعدہ مُہم چلائی گئی پھر بھی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پائے ثَبات کو ذرّہ برابر لغزِش نہ آئی، مسلسل **نیکی کی دعوت**

کا کام جاری ہی رکھا۔اس سے ہمیں بھی یہ درس ملا کہ خواہ کوئی الزام ڈالے، مذاق اُڑائے ، بدالقابی سے پکارے، ہماری آواز کی نقل اُتارے، کیسا ہی ستائے مگر ہمیں سنّتوں بھرا **مَدَنی ماحول** نہیں چھوڑنا چاہیے، سنّتوں پر عمل کرتے ہوئے دوسروں تک بھی **نیکی کی دعوت** پہنچاتے رہنا چاہیے ۔ جو ہمت ہارے بِغیر جانبِ منزِل رَواں دواں رہتا ہے بِالآخر منزِل پا ہی لیتا ہے۔

تمہیں اے مبلغ! یہ میری دعا ہے　　　کیئے جاؤ طے تم ترقی کا زینہ

دل کا مریض ٹھیک ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کا جذبہ بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرتے رہیئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک ''مَدَنی بہار'' پیشِ خدمت ہے: **بابُ المدینہ** کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر نے بتایا کہ

آپ کے دل کی دو نالیاں بند ہیں، اینجیو گرافی (ANGIOGRAPHY) کروا لیجئے۔ علاج پر ہزار ہا روپے کا خرچ آتا تھا، یہ بے چارے غریب گھبرائے ہوئے تھے، ایک اسلامی بھائی نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مدنی قافلے میں سفر کرکے وہاں دعا مانگنے کی ترغیب دلائی، چُنانچِہ وہ تین دن کیلئے مَدَنی قافِلے کے مسافر بنے، واپسی پر طبیعت کو بہتر پایا۔ جب ٹیسٹ کروائے تو تمام رَپورٹیں دُرُست تھیں، ڈاکٹر نے حیرت سے پوچھا کہ تمہارے دل کی دونوں بند نالیاں کُھل چکی ہیں، آخر یہ کیسے ہوا ؟ جواب دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں سفر کرکے دعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلِک (مُھ۔لِکْ) مرض سے نَجات مل گئی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو   سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

دل میں گر دَرْد ہو ڈر سے رُخ زَرْد ہو
پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آہ! صد آہ! ہمارے دلوں کے تاجدار، دو عالَم کے سردار، مکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسلام کے پرچار کی خاطر کیسے کیسے مظالم سہے، جور و جفا کی تیز و تُند آندھیوں میں بھی کبھی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی جگہ سے نہ ہلے، کفّارِ بدکار کے ظلم و ستم کی ایک داستان پڑھئے اور تڑپئے:

کفّار کے نَرغے میں......

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: کفّارِ ناہنجار نے ایک بار دو جہاں کے تاجدار، نبیوں کے سردار، **محبوبِ پروردگار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گھیر لیا وہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گھسیٹتے اور دھکّے مارتے اور کہتے جاتے تھے کہ تم ہی وہ شخص ہو جو صِرف ایک معبود کی عبادت کا حکم دیتے ہو۔ **حضرتِ مولیٰ علی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم (جو کہ ان دنوں کافی کم عمر تھے) فرماتے ہیں کہ اتنے میں **حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ مردانہ وار آگے بڑھے اور کُفّار کو مارتے، پیٹتے، گراتے، ہٹاتے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک جا پہنچے اور سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان ظالموں کے

نرغے سے نکال لیا۔ اُس وَقت سیّدُ ناصِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زبان پر پارہ 24 سورۃُ المؤمن کی آیت نمبر 28 جاری تھی:

اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا اَنۡ یَّقُوۡلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَ قَدۡ جَآءَکُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ؕ

(ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایک مرد کواس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہے اور بیشک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے لائے۔") اب کفّارِ بدکردار نے حضرتِ سیّدُ نا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ لیا۔ ان کے سرِ اَقدس اور داڑھی مبارک کے بَہُت سے بال نوچ ڈالے اور مار مار کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شدید زخمی کر دیا۔ (شَرحُ الزَّرقانی عَلَی الْمَواھِبِ اللَّدُنِیَّۃ ج ۱ ص ٤٦٨ ـ ٤٧٠)

بَہر حال کفّارِ جفا کار نے بڑا زور لگایا، خوب دھمکیاں دیں کہ کسی طرح بھی سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسلام کے پَرچار سے باز آجائیں مگر ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دینِ اسلام کا کام کرتے ہی رہے۔ جُوں جُوں کام بڑھتا رہا تُوں تُوں کفّارِ بد اطوار کے غیظ و غضب میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ وہ ہر ساعت ماہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اَذیت پہنچانے کی

تاک میں رہتے تھے۔

چادر کا پھندا

کفّارِ نابکار ایک بار کعبۂ پُرانوار کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور سرکارِ عالم مدار، دوجہاں کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام کے قریب) مشغولِ نَماز تھے۔ عُقبہ بن اَبی مُعِیط نامی کافِر نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گردن مبارَک میں چادر کا پھندا ڈال کرسختی کے ساتھ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کامُبارَک گلا گھونٹنا شروع کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑے آئے اور اسے (یعنی عُقبہ بن ابی مُعِیط کو) پیچھے ہٹایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارَک زَبان پر پارہ 24 سورۃُ المُؤمِن کی آیت نمبر 28 جاری تھی:

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ

(ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہے اور بیشک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف

سے لائے۔'' (صَحِیحُ البُخارِیّ ج۳ص۳۱۶حدیث۴۸۱۵دارالکتب العلمیة بیروت)

ایک روز دو جہاں کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے کاشانۂ اطہر سے باہَر تشریف لائے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راستے میں جو بھی کافِر ملتا خواہ غلام ہوتا یا آزاد وہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو تکلیف دیتا۔ (اَلسِّیرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لابن ھَشّام ص ۱۱۳)

آہ! امامُ العابِدین، سلطانُ السّاجِدین ،سیِّدُ الصّالِحین، سیِّدُ المُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیّین ،جنابِ رَحمۃٌ لِّلعٰلمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی داستانِ غم نشان پر دل خون روتا ہے۔ اِس قدَر مظالم سہنے کے باوُجُود بھی ولولۂ تبلیغِ اسلام اور نمازوں کا اہتمام اللہ! اللہ! ؎

حَرم کی سرزمیں پر آپ پڑھتے تھے نَماز اکثر
ہمیشہ اُس گھڑی کی تاک میں رہتے تھے بدگوہر
کوئی آقا کی گردن گھونٹتا تھا کَس کے چادر میں
کوئی بدبخت پتّھر مارتا تھا آپ کے سر میں

اونٹنی کا بچّہ دان

ایک دن حُضور سراپا نور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کعبۂ معظّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً کے قریب **نماز** پڑھ رہے تھے اور کفّارِ قریش ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ تم ان کو دیکھ رہے ہو؟ پھر بولا: تم میں کون ایسا ہے جو فُلاں قبیلے سے ذَبح کردہ اونٹنی کا بچّہ دان اٹھا لائے اور جب یہ **سَجدے** میں جائیں تو ان کے کندھوں پر رکھ دے؟ اس پر بدبخت عُقبہ بن اَبی مُعِیط اٹھ کر چل دیا اور بچّہ دان (یعنی وہ کھال جس میں اونٹنی کا بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) لا کر **رحمتِ عالمیان** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان رکھ دی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسی حال میں رہے اور سرِ مبارک سَجدے سے نہ اٹھایا اور وہ سب کے سب قہقہے مار کر ہنستے رہے، یہاں تک کہ **خاتونِ جنّت** سیِّدہ فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا (جن کی عمر اُس وقت بمشکل آٹھ سال تھی) آئیں اور انہوں نے حبیبِ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پُشتِ اطہر سے اس گندگی کو اُٹھا کر پھینکا۔ تب **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا سرِ اقدس اٹھایا اور اپنے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض گزار ہوئے۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان قُریشیوں کو پکڑ۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تُو ابوجہل بن ہشّام، عُتبہ بن رَبیعہ، شَیبہ بن ربیعہ، ولید بن عُتبہ، اُمَیّہ بن خَلف اور عُقبہ بن اَبی مُعیط کو پکڑ۔ اس حدیثِ پاک کے راوی حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ بن مسعود** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو بدر کے روز مقتول (یعنی قتل شدہ) دیکھا۔ وہ **بدر کے کنویں** میں اوندھے منہ گرے ہوئے تھے۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۲۴۰)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم
کہ جس کو تم نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہو

گا۔ (مِشکاۃُ الْمَصابِیح ،ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”یانبیَّ اللّٰہ“ کے نو حُرُوف کی نسبت سے ناخُن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول

(1) جُمعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّمُختار ج۹ ص۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولٰینا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو **جُمُعہ** کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) **اللہ تعالیٰ** اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے **محفوظ** رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (کاٹے) تو **رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے** (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار ج۹ ص۶۶۸، **بہارِ شریعت** حصّہ۱۶ ص ۲۲۵،۲۲۶) (2) ہاتھوں کے ناخُن

کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج۹ ص ٦٧٠، اِحیاءُ الْعُلُوم ج ١ ص ١٩٣) ﴿3﴾ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) ﴿4﴾ جنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ٥ ص٣٥٨) ﴿5﴾ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) ﴿6﴾ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً) ﴿7﴾ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلاء یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (ایضاً)

﴿8﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہوجانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہوجائیں گے تو اس پر واجِب ہوگا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 22 صَفْحَہ 685،574 ملاحظہ فرمالیجئے) ﴿9﴾ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۲ ص۶۵۳) **طرح** طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو　　لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نسخہ

شادی میں جہاں بہت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک "**مَدَنی بستہ**" (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمایئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام ان شاء اللہ عزوجل اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ جزاک اللہ خیراً۔

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح منتخب رسائل کے مدنی بستے لگوایئے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت ، نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃ المدینہ** سے رجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 021-2203311-2314045
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058610-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 4362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net